عجیب واقعہ اور عجیب ترین استدلال

حضرت مولانا عطأ الرحمن ڈیرہ اسماعیل خان

(الاشباہ والنظائر' ج:۲'ص:۵۷۰) ''الفصول المهمه فی مناقب الائمه'' کے حوالہ سے خنثیٰ مشکل کے بارے میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک ایسا واقعہ پیش ہوا' جس نے اس زمانہ کے تمام علماء کرام کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا کہ:

ایک شخص نے ایک خنثیٰ سے شادی کی اور مہر میں اس شخص نے اپنی بیوی (خنثیٰ) کو ایک لونڈی دی' وہ خنثیٰ اس قسم کا تھا کہ اس فرج' مردوں اور عورتوں دونوں قسم کا تھا' اس شخص نے اپنی بیوی (خنثیٰ) کے ساتھ جماع کیا تو اس سے ایک لڑکا تولد ہوا اور جب اس خنثیٰ نے اپنی لونڈی کے ساتھ جماع کیا تو اس سے بھی ایک لڑکا پیدا ہوا' یہ بات مشہور ہوگئی اور معاملہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے خنثیٰ مشکل سے سوال کیا تو اس نے بتایا کہ اس کا فرج عورتوں والا بھی ہے' کہ اس سے ماہواری بھی آتی ہے اور مردوں والا بھی ہے کہ اس سے خروج منی بھی ہوتا ہے۔

حضرت علیؓ نے اپنے دونوں غلاموں برق اور قنبر کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ خنثیٰ مشکل کی دونوں طرف والی پسلیاں شمار کریں' اگر بائیں جانب کی ایک پسلی دائیں جانب کم ہو تو پھر اس خنثیٰ مشکل کو مرد سمجھا جائے گا' ورنہ عورت' وہ اسی طرح ثابت ہوا' تو حضرت علیؓ نے اس کے مرد ہونے کا فیصلہ صادر فرمایا اور اس کے خاوند اور اس کے درمیان تفریق کردی' اور اس کی دلیل یہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اکیلا پیدا فرمایا اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر احسان کا ارادہ فرمایا کہ اس کا جوڑ پیدا فرمائے تاکہ ان میں سے ہر ایک اپنے جوڑے سے سکون حاصل کرے' جب حضرت آدم علیہ السلام سو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بائیں جانب سے اماں حضرت حواؑ کو پیدا فرمایا' جب بیدار ہوئے تو ان کی بائیں جانب ایک حسین وجمیل عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ تو اس لئے مرد کی بائیں جانب کی پسلی عورت سے کم ہوتی ہے اور عورت کی دونوں جانب کی پسلیاں برابر ہوتی ہے' کل پسلیوں کی تعداد چوبیس ہے' بارہ دائیں جانب اور بارہ بائیں جانب ہوتی ہیں جبکہ مرد کی دائیں جانب بارہ اور بائیں جانب گیارہ ہوتی ہیں' تو مرد کی کل پسلیاں چوبیس کی بجائے تئیس ہوتی ہیں' اس حالت کے اعتبار سے عورت کو ''ضلع اعوج'' کہا جاتا ہے' اور حدیث شریف میں تصریح ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے' اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو یہ ٹوٹ جائے گی' اس لئے اس کو اپنی حالت پر چھوڑ کر اس سے نفع اٹھا۔